بسم اللہ الرحمن الرحیم

دو شوہروں سے ہونے والی ساری اولاد کو عورت کی وراثت ملے گی

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کسی عورت کی ایک جگہ شادی ہو، وہاں سے اس کے بچے ہوں، اور پھر اسے طلاق ہوجائے، اور پھر اس کے بعد اگر وہ دوسری شادی کر لے، دوسری میں بھی اس کے بچے ہوں، تو اس کی وراثت کون سی اولاد کو ملے گی؟

جواب

عورت کے پیٹ سے جو بھی اولاد پیدا ہو، خواہ وہ ایک نکاح سے پیدا ہو، یا طلاق یا شوہر کی وفات کے بعد دوسری جگہ نکاح کرنے کی صورت میں دوسرے نکاح سے پیدا ہو، وہ ساری اس کی اولاد ہے، لہذا عورت کی وفات کے بعد وہ ساری اولاد، اس کے مالِ وراثت کی حق دار ہوگی۔

میت کی اولاد کے حصہ سے متعلق اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿یُوْصِیْكُمُ اللّٰهُ فِیْۤ اَوْلَادِكُمْۗ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِۚ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے، بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے۔ (پارہ 4، سورۃ النساء، آیت: 11)

فتاوٰی فیضِ رسول میں ایک سوال (نور محمد کی والدہ سبحانی بیگم نے بعدِ وفاتِ شوہر مرتضیٰ خان سے عقد کیا، اب سوال یہ ہے کہ سبحانی بیگم کی وراثت نور محمد خان اور اختری بیگم جو علاتی بہن ہے کے مابین تقسیم ہوگی؟ ملخصاً) کے جواب میں ہے: "سبحانی بیگم کے انتقال کے وقت اگر اس کے ماں باپ اور شوہر وغیرہ نہ تھے، صرف اس کا لڑکا نور محمد خان تھا اور اختری بیگم نور محمد کی علاتی بہن ہے، جیسا کہ سوال میں مذکور ہے یعنی وہ سبحانی بیگم کی لڑکی نہیں بلکہ اس کے سابق شوہر خضر محمد کی دوسری عورت سے ہے، تو اس صورت میں سبحانی بیگم کی کل جائیداد کا وارث صرف نور محمد ہے، اختری بیگم کا اس میں کوئی حصہ نہیں، **اور اگر سبحانی بیگم کے بطن سے ہے یعنی نور محمد کی اخیافی (ماں شریک) بہن ہے تو قرآنِ مجید کی آیتِ کریم: ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ﴾ کے مطابق 3/2 نور محمد کا اور 3/1 اختری بیگم کا ہے۔**" (فتاوٰی فیضِ رسول، کتاب الفرائض، جلد 02، صفحہ 709، نشان منزل، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد فراز عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5292

تاریخ اجراء: 28 صفر المظفر 1448ھ/12 اگست 2026ء